آؤ مل کر کام کریں

فرض تعلیم عام کریں

خیر الناس من ینفع الناس

لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کیلئے نفع کا باعث ہو

(حدیث)

خطبہ جمعۃ المبارک

خصوصی کاوش

جماعت علماء اہلسنت لاہور

رابطہ نمبر

0308-0453730, 0321-7268527, 0321-7268528

مقصدِ روزہ

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ تَبَارَكَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(البقرہ183) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِیْمُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

-یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَامَحْبُوْب رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

برادران اسلام اس ماہ کے روزے رکھنا ہر مسلمان، بالغ، عاقل، صحت مند، مقیم، مرد وعورت پر فرض ہے، جس کی ادائیگی کے ذریعہ خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور وہی تقویٰ کی بنیاد ہے،

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: (یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن) ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (سورۃ البقرۃ ۱۸۳)

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ میں اشارہ ہے کہ زندگی میں تقویٰ پیدا کرنے کے لئے روزہ کا بڑا اثر ہے۔ اسی ماہِ مبارک کی ایک بابرکت رات میں قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سماء دنیا پر نازل ہوئی، جس سے استفادہ کی بنیادی شرط بھی تقویٰ ہے،

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد قرآن کریم میں ہے: (ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِين)

یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں، یہ ہدایت ہے متقیوں یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق قرآن کریم سے ہر شخص کو ہدایت نہیں ملتی بلکہ قرآن کریم سے استفادہ کی بنیادی شرط تقویٰ ہے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزوں کی فرضیت کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا: لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی تم پر روزے فرض کئے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ

۞ تقوی کی فضیلت

تقوی کیا ہے؟ حضراتِ محققین نے جس تعریف کو سب سے زیادہ راجح اور پسندیدہ قرار دیا ہے وہ ہے حضرت ابی ابن کعب کی تعریف وتحقیق، جب آپ سے سیدنا فاروق اعظم نے تقویٰ کی حقیقت معلوم کی، تو آپ نے آسان اور بہترین مثال سے تقویٰ کی حقیقت سمجھائی، فرمایا: ''اے امیرالمومنین! کیا کبھی کسی خاردار راستہ سے آپ کا گذر ہوا ہے؟ فرمایا: جی ہاں! متعدد بار گذرا ہوں، اچھا! تو اس وقت آپ نے کیا طرزِعمل اختیار کیا تھا؟ حضرت ابی ابن کعب نے سوال کیا، جواباً حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: اس موقع پر خود کو اور اپنے کپڑوں کو نہایت سمیٹ کر بڑی احتیاط سے چلا ہوں کہ کہیں دامن کانٹوں سے الجھ نہ جائے تب حضرت ابی ابن کعب نے عرض کیا: حضرت! یہی تو تقوی ہے۔ یہ دنیا ایک خاردار وادی ہے، اس خارستان میں ہر طرف گناہوں کے کانٹے موجود ہیں، اس لیے دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرنا کہ ہمارا ایمانی دامن گناہوں کے کانٹوں سے الجھنے نہ پائے اسی کا نام تقویٰ ہے، اور جو اس صفت سے متصف ہو جائے وہ متقی ہے۔ (ابن کثیر) قرآن کریم میں یہ لفظ جابجا مقامات پہ استعمال ہوا ہے۔

۞ تقوی کے درجات

تقویٰ کے تین درجات ہیں:

1: تقوی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ بندہ کفر اور شرک سے بچ جائے، یہ سب سے کم اور ادنی درجہ ہے،، اور اگر زیادہ نہیں تو بندہ کم از کم اتنا کرلے کہ کفر وشرک سے بچے، تب بھی وہ آخرت کے دائمی عذاب سے محفوظ رہے گا، اسی لیے تقویٰ کا یہ درجہ فرض ولازم قرار دیا گیا، ارشاد ربانی ہے: وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوىٰ (الفتح) آیت کریمہ میں تقویٰ سے یہی مراد ہے

۞ حدیث قدسی میں ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی: هُوَ أَهْلُ التَّقْوىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (المدثر) یعنی وہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معافی اور مغفرت کے اختیارات بھی رکھتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہوں، اور جس نے تقویٰ اختیار کیا، یعنی میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، تو میری شان (رحمت کا تقاضا) یہی ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔ (ترمذی)

2: تقویٰ کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ ایک انسان جیسے کفر وشرک سے بچتا ہے، تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بھی بچ جائے، یہ درمیانی درجہ کا تقویٰ ہے، جو ہر مسلمان پر واجب ہے،

۞ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا (الأعراف)

۞ اب جو شخص جتنا زیادہ گناہوں سے بچے گا اور بچنا چاہے گا وہ اتنا ہی زیادہ متقی ہوگا،

۞ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو حرام سے بچے اور فرائض بجالائے۔

۞ امام محمد سے کسی نے فرمائش کی کہ آپ تقویٰ پر ایک کتاب لکھیں، تو انہوں نے فرمایا: صَنَّفْتُ كِتَابَ الْبُيُوعِ میں نے خرید

وفروخت اور دوسرے معاملات پر ایک کتاب لکھ دی ہے، مقصد یہ تھا کہ معاملات میں شریعت (کے احکامات) کی پابندی اور محرمات سے بچنا تقویٰ پیدا کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا پیارا بننا اور گناہوں سے بچنا چاہتا ہے رب کریم اسے ضرور بالضرور اپنا پیارا بناتا اور گناہوں سے بچاتا ہے، چنانچہ آیت قرآنی ہے: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت) اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم انہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے۔

۞ واقعہ:

اس سلسلہ میں ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ سیدنا فاروقِ اعظم کے زمانے میں ایک شخص نوجوان، عبادت گزار اور پرہیز گار تھا۔ ایک عورت اس پر فریفتہ تھی، وہ اس کو مسلسل اپنی طرف مائل کرتی رہتی تھی، حتیٰ کہ وہ نوجوان ایک دن اس کے گھر آہی گیا، لیکن اللہ تعالیٰ کی شان! اسی وقت اسے آیت کریمہ یاد آئی کہ: واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى . فان الجنة هي الماوى، یکا یک اس کی حقیقی ایمانی آنکھ کھلی، خوابِ غفلت سے بیدار ہوگیا اور ارادہء معصیت ترک کر دیا، اور اتنا ہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کا اس قدر غلبہ اس پر ہوا کہ وہ بے ہوش ہوگیا، جب ہوش میں آیا تو پھر یہی آیت بار بار پڑھنے لگا، حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے جان بحق ہوگیا،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعائے مغفرت کے بعد اس کی قبر سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے نوجوان! وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن) جو اللہ سے ڈر گیا اس کے لیے اللہ کی طرف سے دو جنتیں ہیں۔ اس آیتِ کریمہ کو سن کر قبر کے اندر سے آواز آئی: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں جنتیں بخشی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مقام خوفِ الٰہی اور تقویٰ سے حاصل ہوتا ہے، وہ جس کی زندگی میں ہے حق تعالیٰ اس کی دنیا بھی جنت کدہ بنا دیتے ہیں،

ھر کہ دارد خوفِ حق در دل دوام　　　جنت الماویٰ دھد او را مقام

اس لیے بعض مفسرین فرماتے ہیں: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن) میں ایک تو آخرت کی جنت مراد ہے، اور دوسری دنیا کی۔

3: تقویٰ کا تیسرا سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ایک انسان اپنے اللہ اور انجام کے خوف سے جملہ معاصی اور محرمات سے تو بچتا ہی ہو، اسی کے ساتھ مکروہات اور مشتبہات سے بھی بچ جائے، اور اپنے باطن کو غیر اللہ میں مشغول نہ کرے۔ یہی حق تقویٰ اور حقیقی تقویٰ ہے،

۞ حدیث پاک میں ہے کہ بندہ اس وقت تک حقیقی متقی نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان چیزوں کو ترک نہ کردے جن میں حرج نہیں، اس خوف سے کہ کہیں حرج میں نہ پڑ جائے (ترمذی)

واقعہ:

سلفِ صالحین اور ان میں بھی خصوصاً متقدمین کا تقویٰ یہی تھا، اس سلسلہ میں متقدمین کے تو بڑے ہی عجیب وغریب اور حیرت

انگیز واقعات ملتے ہیں، چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے تجارت میں اپنے ایک شریک حضرت حفص بن عبدالرحمن کے پاس کچھ کپڑا بھیجا، کپڑے کا ایک تھان ذرا سا عیب دار تھا، تو حضرت نے بتایا کہ خریدار کو اس سے ضرور آگاہ کر دینا اتفاق سے وہ خریدار کو بتلانا بھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ عیب دار تھان کس کے ہاتھ فروخت کیا امام صاحب کو جب معلوم ہوا تو بہت افسوس کا اظہار فرمایا، پھر اسی پر اکتفا نہ کیا، بلکہ سارے تھانوں سے حاصل ہونے والی قیمت صدقہ کر دی، جس کی رقم تیس ہزار درہم تھی، تا کہ مشتبہ مال سے مکمل اجتناب ہو۔(الخیرات الحسان فی مناقب أبی حنیفة النعمان)

یہ تقویٰ کا اعلیٰ درجہ ہے، جو فرض تو نہیں، البتہ افضل ضرور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کفر و شرک سے بچنا ادنیٰ درجہ کا تقویٰ ہے، فسق و فجور سے بچنا اوسط درجہ کا تقویٰ ہے، اور ہر اس چیز سے بھی بچنا جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں رکاوٹ پیدا ہو، جیسے شکوک و شبہات، تو یہ اعلیٰ درجہ کا تقوی ہے۔

احادیث طیبہ اور تقوی کی اہمیت:

۞ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ سئل رسول اللہ ﷺ ایُّ النَّاسِ أَکْرَمُ؟ قَالَ: أَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ أَتْقَاھُمْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ’’یارسول اللہ! ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟‘‘ فرمایا: ’’جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہو۔

۞ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ أَنَّ رسول اللہ ﷺ قَالَ لَہٗ: إِنَّکَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ اللہ تَفْضُلَہٗ بِتَقْوٰی۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ ان سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تو کسی گورے یا کالے سے بہتر نہیں، البتہ تیری فضیلت تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

۞ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کی عبادت و محنت کا تذکرہ ہوا اور دوسرے کے تقوی کا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا تَعْدِلُ بِالرِّعۃ، یَعْنِیْ اَلْوَرَعَ تقوی کے برابر کوئی عمل نہیں۔

۞ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی، بلکہ اصل نیکی کی راہ یہ ہے کہ بندہ تقویٰ کی راہ اختیار کرے۔

تقوی کے مختلف معانی:

:1

اگر تقوی کا تعلق اللہ تعالیٰ یا قیامت کے دن سے ہو تو اس سے ڈرنا مراد ہوتا ہے کیونکہ رب سے اور قیامت سے کوئی نہیں بچ سکتا جیسے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو!

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی نفس کی طرف سے بدلا نہیں دے گا

:2

اگر تقویٰ کے ساتھ آگ یا گناہ کا ذکر ہو تو وہاں تقویٰ سے مراد بچنا ہوگا جیسے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ

وَالْحِجَارَةُ اور اس آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

:3

اگر تقوی کے بعد کسی چیز کا ذکر نہ ہو نہ رب تعالیٰ کا نہ دوزخ کا تو وہاں دونوں معنی یعنی ڈرنا اور بچنا درست ہیں جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ، ترجمہ: ہدایت ہے ان پرہیزگاروں کے لیے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ترجمہ: پس صبر کرو بیشک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

قرآن کی اصطلاح میں تقوی کی دو قسمیں ہیں:

۞ دل کا تقوی ۞ بدن کا تقوی

۞ بدن کے تقوی کا مدار اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی اطاعت پر ہے۔

فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون، ترجمہ: جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ان پر نہ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ترجمہ: ولی اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے۔

ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ترجمہ: اگر اللہ کی اطاعت کرو گے تو تمہارے لیے فرق بتادے گا۔

۞ دلی تقوی کا دارومدار اس پر ہے کہ اللہ کے پیاروں بلکہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جائے اس کی تعظیم دل سے کرے۔ تبرکات کا بے ادب دلی پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ترجمہ: جو کوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دل کی پرہیزگاری سے ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہتری ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ: بے شک جو لوگ اپنی آوازیں رسول اللہ کے نزدیک پست کرتے ہیں یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ معلوم ہوا کہ مجلس میں حضور ﷺ کا احترام تقویٰ ہے۔

۞ تقوی پر انعامات:

جو جس اعتبار سے تقویٰ اختیار کرے گا اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دونوں جہاں میں نوازا جائے گا اور انعامات کا مستحق ہوگا۔

۞ پہلا انعام:

مصائب سے نجات وحفاظت: وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا (الطلاق: ۲)۔ ترجمہ: جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لیے ہر قسم کی مشکلات ومصائب (بلکہ معاصی) سے نجات وخلاصی کا راستہ نکالا جائے گا۔

۞ دوسرا انعام:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ (الأنفال:۲۹) ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے، اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں ایک فیصلہ کن چیز دے گا، اور تم سے تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا، اور تم کو بخش دے گا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہاں تقویٰ پر فرقان کا وعدہ فرمایا، اس کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے۔ ''فرقان'' کے متعلق ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد فیصلہ کن فراست وبصیرت ہے، جس کے ذریعہ حق وباطل، طاعت ومعصیت میں امتیاز و فرق کرنا آسان ہوجائے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی نصرت وحفاظت ہے، اور یہی اکثر کا قول ہے، اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے جس میں مخالفین اور حاسدین کے شر سے حفاظت کا بہترین ذریعہ تقویٰ کو فرمایا،

ارشاد ہے: وَاِنۡ تَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا (آل عمران:۱۲۰) ترجمہ: اور اگر تم صبر وتقویٰ سے کام لو گے تو ان کی چالیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔

کیونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔

۞ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں: ہر کہ ترسید از حق وتقویٰ گزید ترسد از روے جن وانس و ہر کہ دید

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر تقویٰ اختیار کرے، تو جن وانس اور جو بھی اسے دیکھے وہ اس سے ڈرتا ہے۔

علاوہ ازیں ان کی زندگی میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی عظمت وہیبت عام لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوجاتی ہے، فرقان کے مفہوم میں یہ سب داخل ہے۔ پھر فرقان جیسے عظیم الشان انعام کے ساتھ ساتھ آیتِ مبارکہ میں دو وعدے اور بھی فرمائے:

(۱) دنیا میں کفارہء سیئات: {وَيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ}

(۲) اور دوسرا آخرت میں معافی ومغفرت: {وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ}

ثابت ہوا کہ تقویٰ سے مصائبِ دنیا کی طرح مصائبِ عقبیٰ سے بھی حفاظت ہوگی، جیسا کہ خود ارشادِ ربانی ہے: {ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا} (مریم:۷۲) ترجمہ: پھر ہم متقین کو (ہر قسم کے مصائب سے) نجات دیں گے۔

۞ نیز حدیث پاک میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عَنۡ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعۡلَمُ آيَةً لَوۡ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتۡهُمۡ: {وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا}

میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کرلیں تو دین، دنیا کے لیے وہی آیت کافی ہو، اور وہ آیت یہی سورہ طلاق کی ہے {وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ ...الخ} کہ جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لیے ہر قسم کی مصائب سے نجات کا راستہ نکالا جائے گا۔